



طہارت اور نماز

سے متعلق اہم تنبیہات

جمع و ترتیب

فضیلۃ الشیخ خالد الجریش حفظہ اللہ

اردو ترجمہ
ابو عبداللہ ممتاز عالم بن نسیم احمد نوری مدنی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

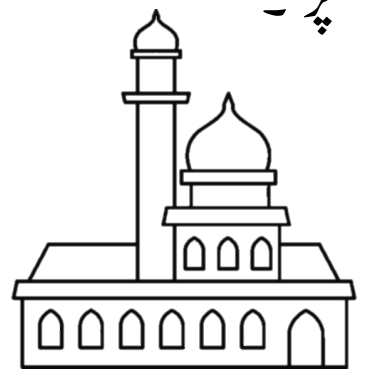
مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ رب دو جہاں کے لئے ہیں، اور درود و سلام ہوں
آخری نبی اور ان کے اصحاب اور ان کی پیروی کرنے والوں پر، بعدہ؛
بے شک عبادات کے سلسلے میں ہمیں یہ بات جانی چاہئے کہ ان
کا اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق ہونا ضروری ہے تاکہ وہ شرعی حکم
کے موافق ہوں، چونکہ بعض لوگوں کو کرتی ہیں سے طہارت اور نماز کے دوران کچھ
غلطیاں واقع ہو جایا کرتی ہیں چاہے جہالت کی وجہ سے ہوں یا بھول چوک یا
جلد بازی کی وجہ سے ہوں، لہذا ان امور کے متعلق تنبیہ کرنا کرنا اچھی بات ہے
تاکہ ان غلطیوں کو درست کیا جاسکے، اسی لئے اس باب میں حاصل ہونے والی
کو تاہیوں سے متعلق ۲۰ تنبیہات کو جمع کیا گیا ہے جو جو غلطیاں اور ملاحظیات
لوگوں سے واقع ہوتے ہیں اور شاید یہ غلطیاں ان غلطیوں میں سے اہم ترین
ہیں۔

یہ تنبیہات بہت ہی آسان امور ہیں جن کو ہم اپنے اہل خانہ اور
دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں اسی طرح سے ائمہ کرام نام اپنی مسجد
کی جماعت کے لوگوں کے سامنے پیش کر سکتے ہیں اور معلم حضرات اپنے طلبہ
کے سامنے اور اور سوشل میڈیا وغیرہ کے ذریعے سے لوگوں میں عام کئے جا
سکتے ہیں تاکہ اس طرح کی غلطیاں درست کی جاسکیں اور عمل اللہ اور اس کے
رسول کے حکم کے مطابق صحیح طور پر ادا ہو سکیں۔

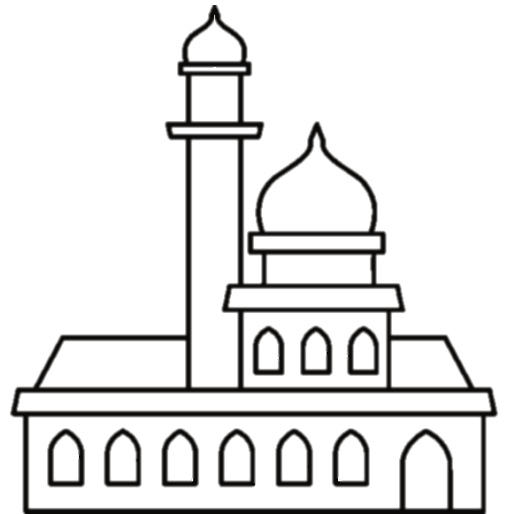
درود و سلام کے نذرانے ہوں ہمارے نبی محمد اور ان کے آل و اصحاب

پر۔



وضو کے وقت «بِسْمِ اللّٰهِ» نہ پڑھنا

آپ ﷺ کا فرمان ہے : ((لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ)) یعنی: اس شخص کا وضو نہیں جس نے وضو کے وقت اللہ کا نام نہیں لیا۔ اس حدیث کو امام البانی نے حسن قرار دیا ہے۔ بعض اہل علم اس حدیث کی وجہ سے یاد ہونے کی صورت میں اس کے وجوب کے قائل ہیں لیکن جمہور علماء کا کہنا ہے کہ یہ سنت ہے اور اس حدیث کو انہوں نے ضعیف کہا ہے، بہر حال دونوں ہی قول کے اعتبار سے وضو کے وقت بسم اللہ کا اہتمام کیا جانا چاہئے اور اس سلسلے میں غفلت نہیں برتنی چاہیے۔

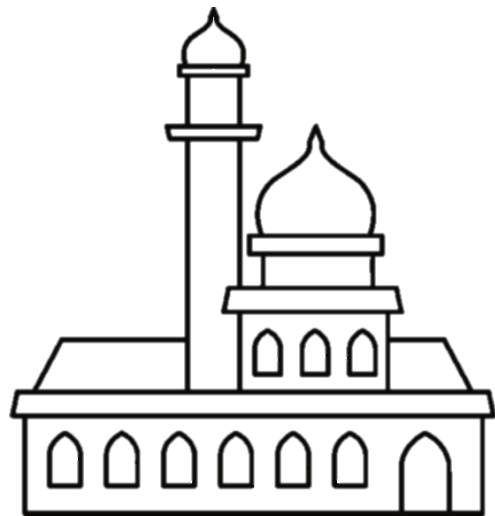


دوران وضو چہرہ دھونے کے بعد دونوں ہاتھوں کا ہتھیلیوں
کے اوپری حصے سے کہنیوں تک دھونا

۲

بعض لوگ دوران وضو اپنے چہرے کو دھونے
کے بعد جب اپنے دونوں ہاتھ دھونے کا ارادہ کرتے
ہیں تو وہ ہتھیلیوں کے اوپری حصے (کلائیوں) سے
کہنیوں تک دھوتے ہیں جو کہ غلط ہے۔

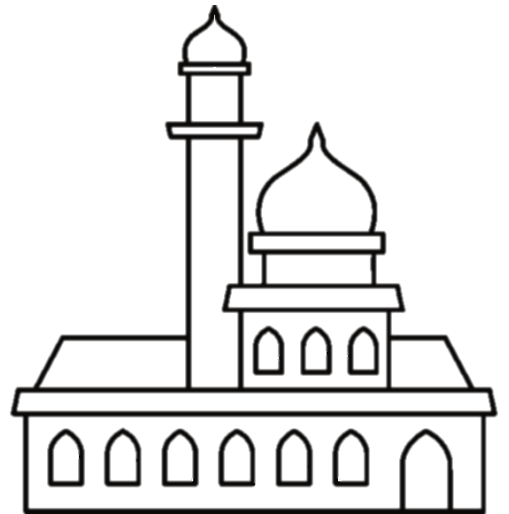
درست یہ ہے کہ دونوں ہتھیلیوں کو انگلیوں
کے کناروں سے لے کر کہنیوں سمیت دھوئے
جائیں، کیونکہ وضو کی ابتدا میں دونوں ہتھیلیوں کا
دھونا فرائض میں سے نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیں: ﴿وَأَيَّدِكُم إِلَى الْمَرَاثِقِ﴾ چنانچہ جس نے
اپنے ہاتھ کو ہتھیلی کے اوپری حصے (کلائی) سے
دھویا اس کے ہاتھ کا دھونا مکمل نہیں ہوا۔



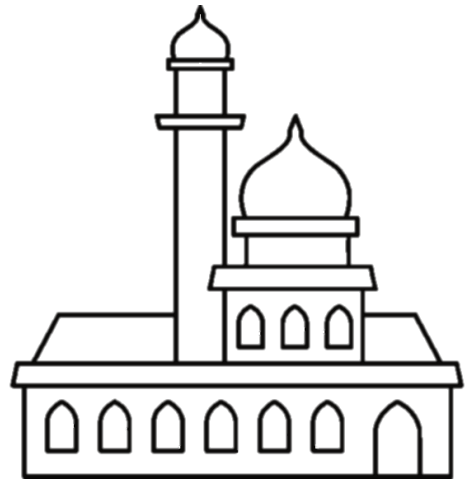
وضو کے بعد کی دعائے پڑھنا

۳

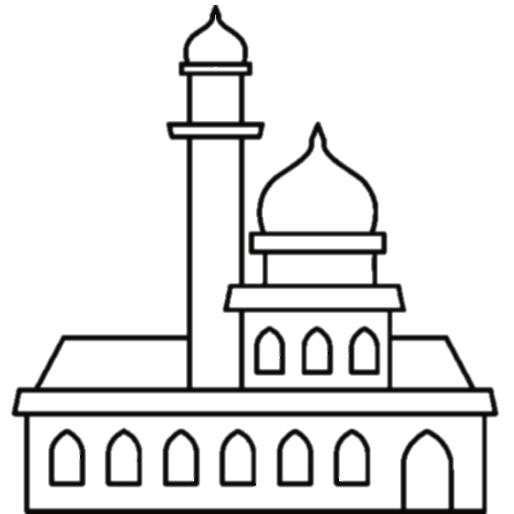
بعض وضو کرنے والوں کا وضو سے فراغت کے بعد وضو کے بعد کی اس دعاء: ((أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله)) پڑھنا بھول جانا، جب کہ اگر کوئی شخص یہ دعا پڑھتا ہے تو اس سے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان وارد ہے کہ: اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس سے بھی چاہے جنت میں داخل ہو جائے اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کی ہے اور امام ترمذی نے دعاء میں ان کلمات کا اضافہ کیا ہے: ((اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين))، امام البانی اور ابن قیم اور ابن باز وغیرہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ہے اور اگر وضو کرنے والا شخص ان دعاؤں کے ساتھ یہ دعاء: ((سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك و أتوب إليك)) بھی پڑھ لے تو یہ بھی ثابت ہے، ابن حجر رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ اس حدیث کی سند بلاشبہ صحیح ہے اس کے مرفوع اور ابو سعید پر موقوف ہونے میں اختلاف ہے اور موقوف والی بات زیادہ صحیح ہے اور چونکہ یہ بات رائے سے نہیں کہی جاسکتی اس لئے اس کو مرفوع کے حکم میں ہی مانا جائے گا۔



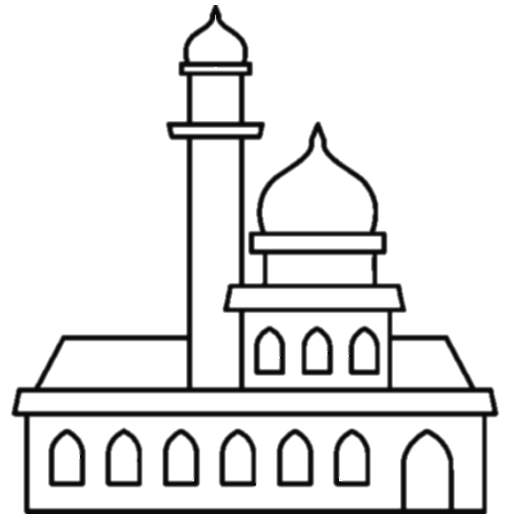
سجدہ کے اعصہ ناء میں سے دو ایسے عضو ہیں جن میں سے ایک یا دونوں کے سلسلے میں بعض لوگ جان بوجھ کر یا جہالت کی وجہ سے تساہل کا شکار ہوتے ہیں، ان دونوں اعصہ ناء میں سے پہلا عضو ہے «ناک»: سجدے کے وقت ناک کو زمین پر نہ رکھنا؛ بائیں طور کہ کچھ لوگ ناک نہ رکھ کر صرف پیسہ ثانی کو رکھتے ہیں، دوسرا عضو ہے «قدم»: بعض لوگ سجدے کے وقت دونوں قدموں میں سے ایک کو دوسرے پر اٹھائے ہوتے ہیں اور دونوں کو زمین پر نہیں رکھتے؛ اور نمازیوں پر دھیان دینے والوں کو یہ بکثرت دیکھنے کو ملتا ہے، واضح رہے کہ یہ ایسی کوتاہی ہے جس سے بسا اوقات بہت سے اہل علم کے نزدیک سجدہ کی ادائیگی ہی نہ ہوگی، لہذا اس جانب توجہ دینے کی ضرورت ہے، اس سلسلے میں دلیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: ((أمرت أن أسجد على سبعة أعظم الجبهة وأشار إلى انفه واليدين والركبتين واطراف القدمين)) [متفق علیہ]



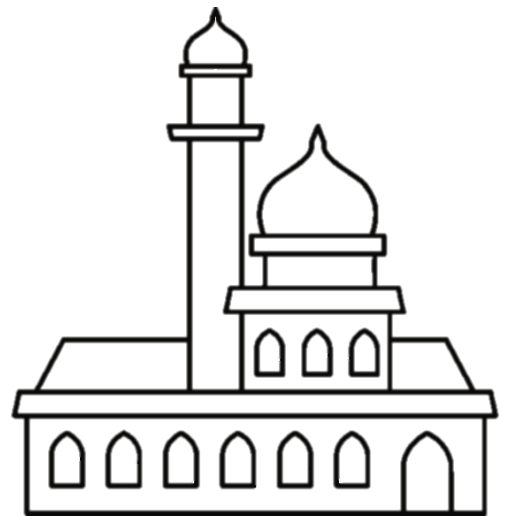
یعنی: مجھے سات اعصہ ناء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے پیسہ ثمانی
(اور آپ نے اپنی ناک کی جانب اشارہ کیا) دونوں ہاتھ، دونوں
گٹھنے اور دونوں قدموں کے کنارے۔



بعض نمازی اور بعض ائمہ - اللہ انہیں ہدایت دے۔
 نماز میں جلد بازی سے کام لیتے ہیں حالانکہ کی اطمینان کا پایا جانا
 نماز کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اور نماز میں غلطی
 کرنے والے شخص سے متعلق متفق علیہ حدیث میں ہے کہ آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نماز کی تعلیم دیتے ہوئے بارہا کہا
 تھا کہ: ((حتی تطمئن)) یعنی: یہاں تک کہ تم اطمینان سے نماز
 کے اعمال ادا کرو، الغرض یہ ایک ایسا رکن ہے جس کے بغیر نماز ہی
 باطل ہو جائے گی، اور کم از کم اطمینان یہ ہے کہ اعصم ناء پر سکون
 ہو جائیں اور ہڈی کے جوڑ اپنے اصلی جگہ پر واپس آجائیں، جس
 کی خاطر واجب مقدار میں ذکر کی ادائیگی کے بقدر وقفہ ہی کافی
 ہے، مگر بعض لوگ کوئے کی مانند ٹھونگے مارتے ہیں تو آخر ایسے
 لوگ کس طرح نماز کی لذت پاسکتے ہیں اور کس طرح دعاء کرتے اور
 خشوع اپناتے ہوں گے پھر آخر کیسے ان پر نماز کا اثر ظاہر ہو گا۔

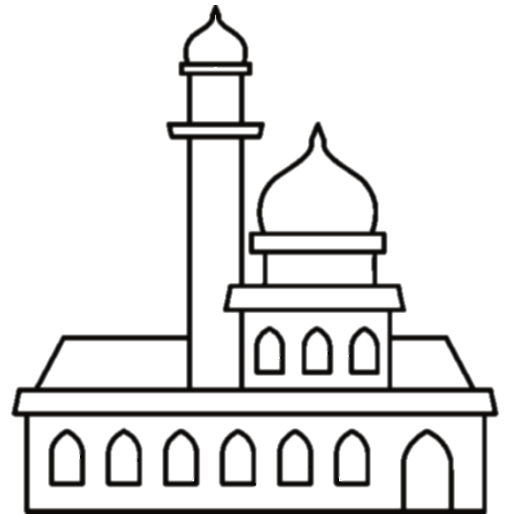


بعض وضو کرنے والے لوگ دوران وضو اعضاء کو مکمل طور پر نہیں دھوتے، چنانچہ بعض لوگ دونوں کانوں کے گرد چہرے کے اطراف سے کچھ حصے چھوڑ دیتے ہیں یا کہ نہ یوں کو مکمل طور پر نہیں دھوتے یا دونوں قدموں کے اندرونی اور پچھلے حصے کو دھونے میں غفلت برتتے ہیں یا کالی کے لئے منہ میں پانی نہیں گھماتے یا پانی کا کچھ حصہ ناک میں داخل «استنشاق» نہیں کرتے یا ناک میں داخل کیا ہوا پانی باہر نہیں جھاڑتے اور بعض لوگ سر کے ساتھ گردن کا مسح کرتے ہیں یا ایک ہی عضو کو تین سے زیادہ مرتبہ دھوتے ہیں یہ سبھی وضو کے دوران واقع ہونے والی کوتاہیاں ہیں۔

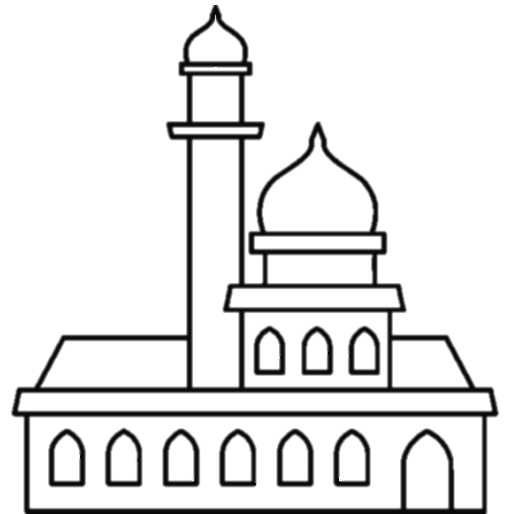


بعض لوگ لوگ نماز کے دوران ان اپنے ستر کو کو ڈھانپنے میں میں غفلت برتتے ہیں اس کی کئی صورتیں ہیں جیسے:-

- ۱- بعض نوجوانوں کا ایسا ازار (شورٹ) پہننا جس سے سجدے کی حالت میں گھٹنے اور ران کا کچھ حصہ ظاہر ہوتا ہے۔
- ۲- ایسا پاجامہ پہننا جس کے پہننے سے سجدے کے وقت ستر کے قریب پیٹھ کا نچلا حصہ ظاہر ہو جاتا ہے۔
- ۳- چھوٹے ازار کے ساتھ ایسے باریک کپڑے زیب تن کرنا جن سے چمڑے کی رنگت نظر آئے۔
- ۴- احرام کے لباس میں خلل؛ اس طور سے کی واجب پردے کی کچھ جگہ نظر آئے یا چادر کے بغیر صرف ازار میں نماز ادا کیا جائے۔



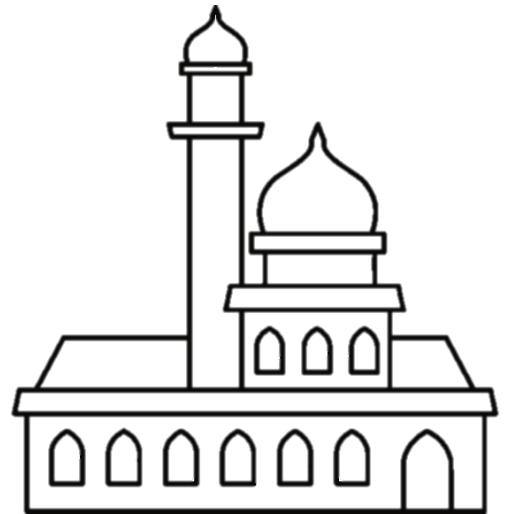
۵۔ بعض عورتوں کا قد موں یا ہتھیلیوں یا بالوں کے کچھ حصوں کو نہ ڈھانپنا... ہو سکتا ہے اس مسئلے میں کچھ اختلاف ہو لیکن احتیاط کا تقاضا (ڈھانپنا) ہی ہے۔



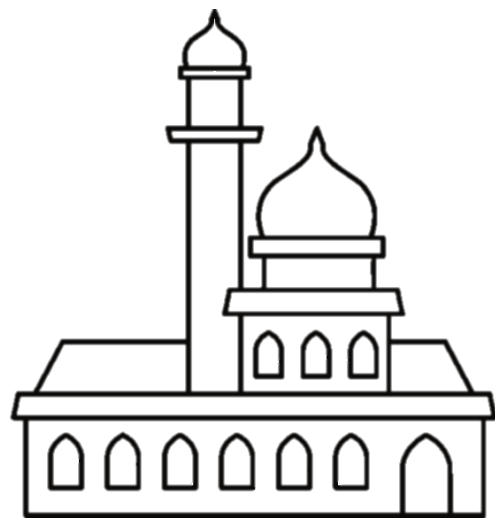
زخم یا چوٹ پر پٹی باندھنے کے بعد مسح



بعض لوگ جب وضو کی کچھ جگہوں پر زخم یا چوٹ کی وجہ سے ان پر پٹی باندھ لیتے ہیں تو مسح کے وقت غلطی کیا کرتے ہیں؛ بائیں طور کہ وہ پٹی پر صرف ایک ہی جانب یعنی اوپری حصہ پر مسح کرتے ہیں اسی طرح جب ایسے لوگ ڈھننے ہوئے حصے پر مسح کرتے ہیں تو باقی کھلے ہوئے حصے پر بھی مسح ہی کرتے ہیں، جو کہ غلط ہے درست یہ ہے کہ پٹی پر ہر طرف سے مسح کیا جائے اور قاعدہ یہ ہے کہ؛ کھلے حصوں کو دھویا جائے گا اور ڈھنپے حصے پر ہر جانب سے مسح کیا جائے گا اور موزوں اور پٹیوں پر مسح کے درمیان کئی فرق سے میں سے ایک فرق ہے کہ پٹیوں پر چاروں جانب سے مسح کیا جائے گا اور موزوں کے صرف اوپر ہی مسح کیا جائے گا اور



دوسرا فرق یہ ہے کہ پٹی پر ناپاکی کے وقت لگائے جانے کی صورت میں بھی مسح کرنا جائز ہے اور تیسرا فرق یہ ہے کہ پٹی کے لئے کوئی محدود مدت نہیں اور چوتھا فرق یہ ہے کہ پٹی پر غسل جنابت کے وقت بھی مسح ہی کیا جائے گا۔

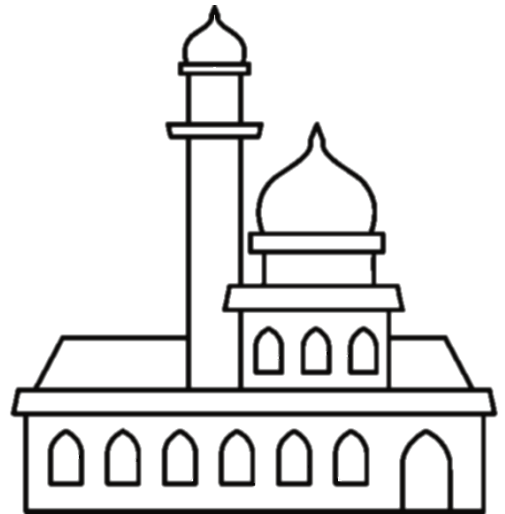


بعض نمازی حضرات اپنے امام سے سبقت کرتے ہیں، تعجب کی بات ہے آخر امام سے سبقت کیوں کرتے ہیں حالانکہ وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ہی سلام پھیر سکتے ہیں، اور دھیان رہے کہ ماموم کے لئے امام کے ساتھ چار حالتیں ہیں:

۱/ مسابقت (پہل): یہ کہ ماموم امام سے پہلے رکوع اور سجدہ کرے۔

۲/ موافقت (برابری): یہ کہ ماموم رکوع اور سجدے وغیرہ میں امام کی موافقت کرے۔ ۳/ ماموم کا رکوع اور سجدے میں امام سے تاخیر (دیر) کرنا۔ ۴/ متابعت (پیروی) یعنی: امام کے بعد فوراً بعد رکوع اور سجدہ کرنا۔

رہی بات پہلی حالت یعنی مسابقت کہ تو یہ حرام ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((تم اس وقت تک رکوع نہ کرو یہاں تک کہ امام رکوع کر لے اور سجدہ نہ کرو یہاں تک کہ امام سجدہ کر لے)) ایسی حالت میں نماز باطل ہوگی اگر ایسا کرنے والا جانکار ہو اور جان بوجھ کر ایسا کر رہا ہو، اگر وہ دوبارہ اس رکن کی

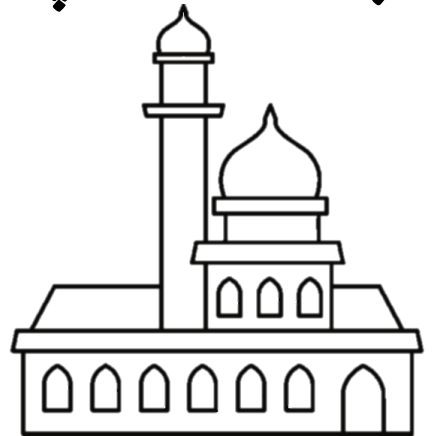


ادائیگی کرے اس کے بعد تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔

رہی بات موافقت کی تو یہ مکروہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((جب وہ (امام) رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو)) یعنی اس کے فوراً بعد سوائے تکبیر تحریمہ کے اگر اس میں مقتدی امام کے ساتھ ساتھ رہے تو اس کی نماز نہ ہوگی اسی طرح سے سلام پھیرنے میں امام کی موافقت سے بچنا چاہیے۔

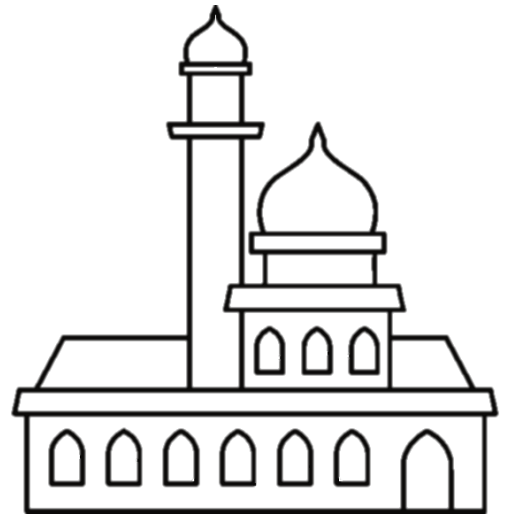
رہی بات امام سے تاخر کی تو اگر یہ عذر کی وجہ سے بھول چوک کر ہے یا آواز نہ سننے کی وجہ سے ہے تو وہ اس کی ادائیگی کرے گا اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور اگر بغیر عذر کے ہو تو بہت سے علماء اس نماز کے باطل ہونے کے قائل ہیں۔

رہی بات متابعت کہ: وہ یہ کہ تم کوئی بھی کام نہ کرو یہاں تک کہ امام اسے کر لے چنانچہ تم رکوع نہ کرو یا سجدہ نہ کرو یہاں تک کہ امام پوری طرح سے رکوع یا سجدہ کر لے، حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ((نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی شخص اپنی پیٹھ کو سجدے کے لئے نہیں جھکاتا یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکمل طور پر سجدے میں چلے جاتے)) [متفق علیہ] -

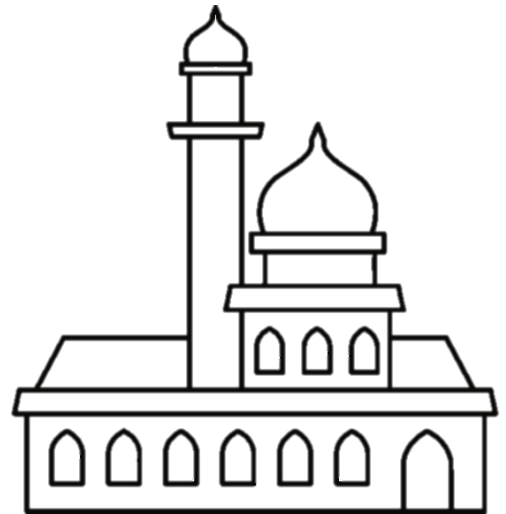


دوران نماز غیر ضروری حرکت

دوران نماز کثرت سے حرکت اور کھلواڑ کرنا جو کہ خشوع کو کم کرنے کا سبب ہے اور اگر نمازی اس کا عادی ہو جائے تو وہ بعض دفعہ ایسی حرکتیں بلا ضرورت بھی کر دیتا ہے جو کہ نماز میں بہت بڑی کوتاہی ہے، اگر یہ حرکت معمولی اور ضرورت کے سبب ہو تو جائز ہے؛ جیسا کہ نبی ﷺ کا اپنی نواسی کو گود میں اٹھانا، اور اگر معمولی مگر بلا ضرورت ہو تو یہ مکروہ ہے اور اگر یہ حرکت زیادہ، لگاتار اور بلا ضرورت ہو تو حرام ہے، تو بہت سے اہل علم کا کہنا ہے کہ ایسی صورت میں نماز باطل ہوگی... ہم بہت سے دوستوں کو دیکھتے ہیں - اللہ انہیں توفیق دے - کہ وہ دوران نماز بہت حرکت کرتے ہیں واضح رہے کہ اگر دل نماز کے لیے مطمئن ہوں اور نمازی نماز کا اہتمام کرے تو وہ نماز کے دوران بلا سخت ضرورت کے



حرکت نہ کرے گا اور بہت سے نمازیوں سے سرزد ہونے والی بہت سے حرکتیں ان کے ساتھ شیطان کے کھلو اڑ کی وجہ سے ہوتی ہیں، شیطان ان کے ذہنوں کو مشغول کر دیتا ہے اس لئے ان کے اعضاء بھی ایسی چیزوں میں مشغول ہو جاتے ہیں جس کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، لہذا ہمیں چاہیے کہ بلا ضرورت حرکت کو ختم کرنے کی ابتدا کریں کریں تاکہ ہمیں نماز کی مٹھاس حاصل ہو اور ہم پر اس کا اثر ظاہر ہو۔

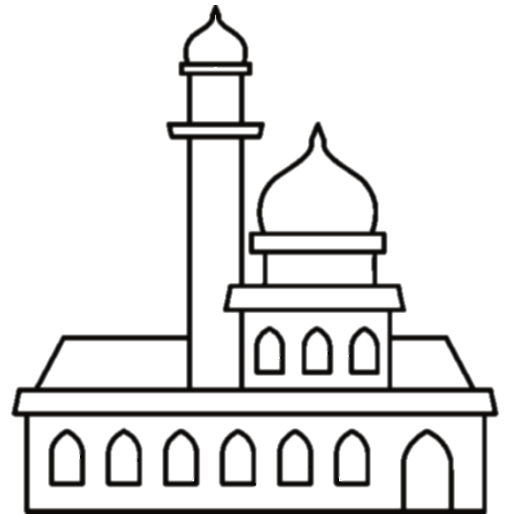


اذکار میں تنوع کا فائدہ

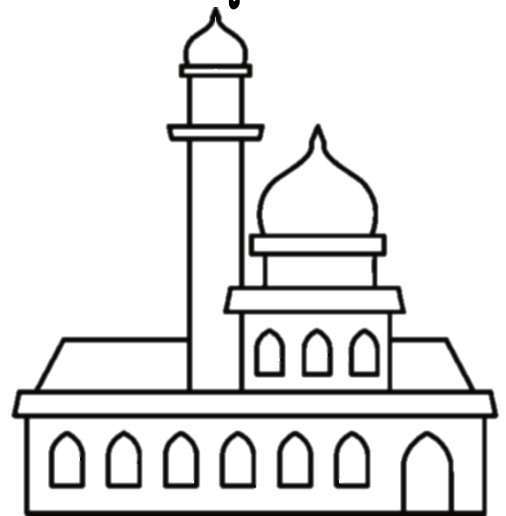
۱۱

بعض نمازی حضرات نماز میں صرف ایک ہی دعا پر قائم رہتے ہیں، حالانکہ اور دوسرے کئی اذکار بھی ثابت ہیں، جیسے: استفتاح کے اذکار، رکوع اور اس سے اٹھنے کے بعد کے اذکار، سجدے وغیرہ کے اذکار، لہذا اگر انسان کوشش کرے کہ کچھ دوسرے اذکار بھی یاد کر لے تو ایسا کرنے سے اسے تین عظیم فوائد حاصل ہوں گے:

۱. حضور قلب۔ ۲. سنت پر عمل۔ ۳. سنت کا حفظ۔
اللہ آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اس پر عمل شروع کریں، تاکہ آپ کے گھر والے بھی اس طرز عمل کو سیکھ کر اس کا اہتمام کر سکیں۔

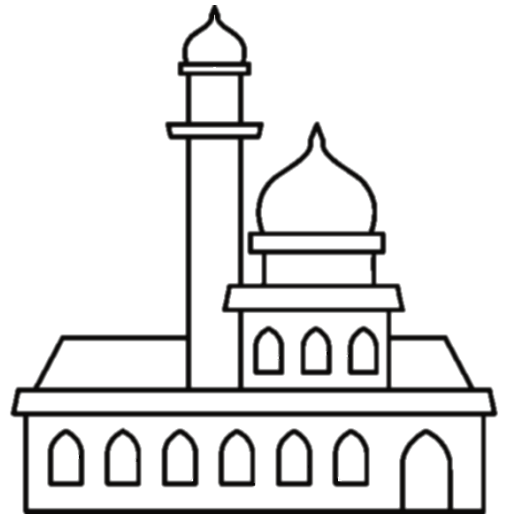


نماز کی پہلی تکبیر (تکبیر تحریمہ) کے علاوہ تمام تکبیروں کو تکبیر انتقال کہا جاتا ہے، نماز پڑھنے والے کو تکبیرات انتقال دو رکنوں کے درمیان یعنی ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہوتے وقت کہنا ہے، جب کہ ہم بہت سے مقتدی اور ائمہ حضرات کو دیکھتے ہیں کہ وہ دوسرے رکن پر پہنچ کر تکبیر کہتے ہیں، جو کہ کوتاہی اور غلطی ہے، کیونکہ اگر نمازی تکبیر انتقال دیر سے کہتا ہے، تو اس کا شرعی وقت فوت ہو جاتا ہے۔



نماز سے سلام پھیرنے سے پہلے کی جانے والی دعائیں

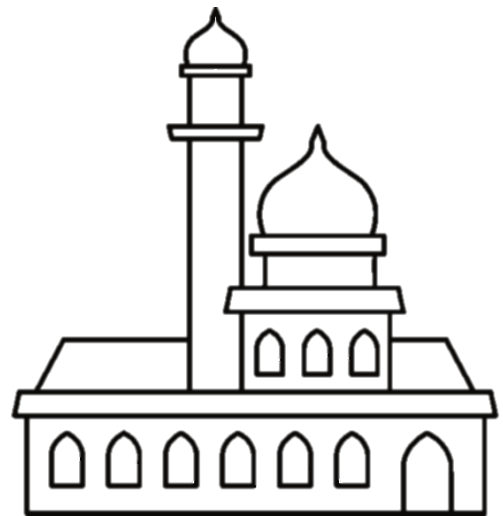
نماز سے سلام پھیرنے سے پہلے کی جانے والی جو دعائیں وارد ہیں وہ بارہ دعائیں ہیں، جن میں ایک دعاء وہ بھی ہے جسے امام بخاری نے نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ذریعے سے نماز کے آخری حصے میں پناہ مانگا کرتے تھے: «اللہم إني أعوذ بك من البخل وأعوذ بك من الجبن وأعوذ بك من أن أرد إلى أرذل العمر وأعوذ بك من فتنة الدنيا وأعوذ بك من عذاب القبر»، لہذا یہ سنت ہے آپ اس کی پابندی کریں اور دوسروں کی بھی اس جانب رہنمائی کریں۔



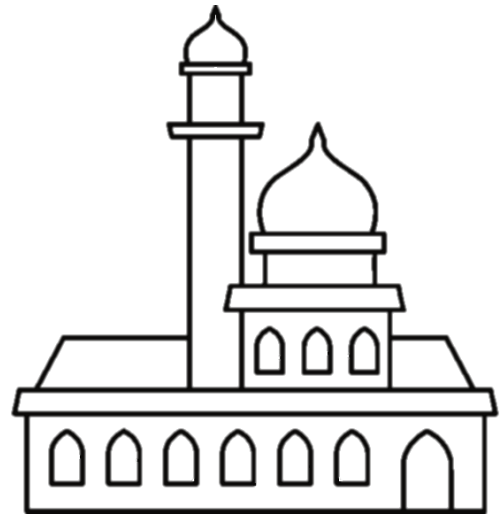
رکوع کے بعض اذکار

۱۴

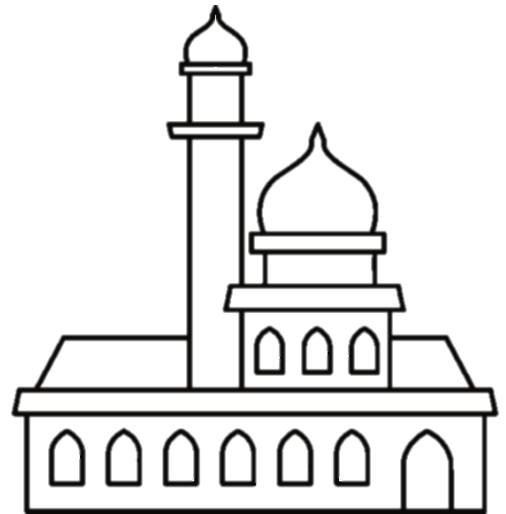
بعض نمازی رکوع میں سبحان ربی العظیم پر اکتفا کرتے ہیں اور یہی واجب ہے لیکن دوسرے اور بھی اذکار وارد ہیں جیسے: ۱/ سبحوح قدوس رب الملائکة والروح ۲/
سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفر لی ۳/ سبحان ذی الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة، چنانچہ آپ اپنے رکوع میں ان تمام اذکار کو جمع کرنے کی کوشش کریں تاکہ آپ کو زیادہ ثواب ملے۔



بعض نمازی حضرات نماز کے اذکار میں کئی ایسے اضافہ کرتے ہیں جو وارد نہیں ہیں، جیسے دعائے استفتاح **سبحانک اللہم وبحمدک ...** (آزغی) میں **ولا معبودا سواک** کا اضافہ کرنا، یا رکوع سے اٹھ کر **ربنا ولك الحمد** کے بعد **والشکر** کا اضافہ اور **حمدا کثیرا طیباً** کے بعد **طاہرا** کا اضافہ۔



بعض نمازیوں کو دیکھا جاتا ہے کہ جب وہ نماز کے لیے آتے ہیں اور امام سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے یا جلوس کی حالت میں ہوتا ہے تو وہ اس کا انتظار کرتے ہیں، یہاں تک کہ امام کھڑے ہو پھر اس کے ساتھ نماز میں داخل ہوتے ہیں، جبکہ درست بات یہ ہے کہ امام جس حالت میں ہو بعد میں آنے والا اسی حالت میں نماز میں داخل ہو جائے، جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((فما أدركتم فصلوا)) اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے، امام ترمذی کے یہاں اضافہ ہے: ((فليصنع كما يصنع الإمام)) کیونکہ وہ سجدہ یا وہ بیٹھنا وغیرہ اگر تم اسے ادا کرو گے تو وہ تمہارے نامہ اعمال میں قید کیا جائے گا، چنانچہ تم اسے ضائع نہ کرو۔



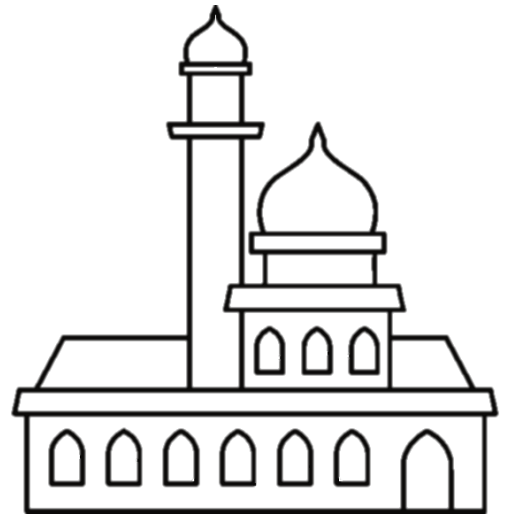
رفع یدین کی جگہیں

۱۷

بعض نمازی دوران نماز رفع یدین کی جگہوں میں اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے (یعنی رفع یدین نہیں کرتے ہیں) واضح رہے کہ رفع یدین کی چار جگہیں ہیں:

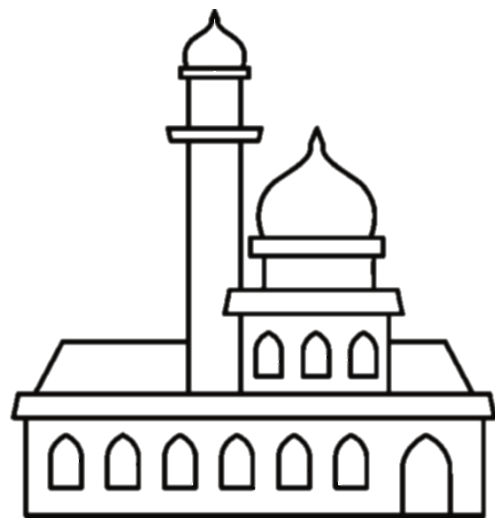
۱/ تکبیر تحریمہ کے وقت، ۲/ رکوع کے وقت، ۳/ رکوع سے اٹھتے وقت، ۴/ پہلی تشهد سے قیام کے وقت۔

نبی ﷺ کے فعل سے رفع یدین کے یہ مواقع ثابت ہیں، جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بخاری کے یہاں موجود حدیث میں مروی ہے، چنانچہ جو شخص رفع یدین کرنا چھوڑتا ہے وہ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ اجر سے محروم ہو جاتا ہے۔

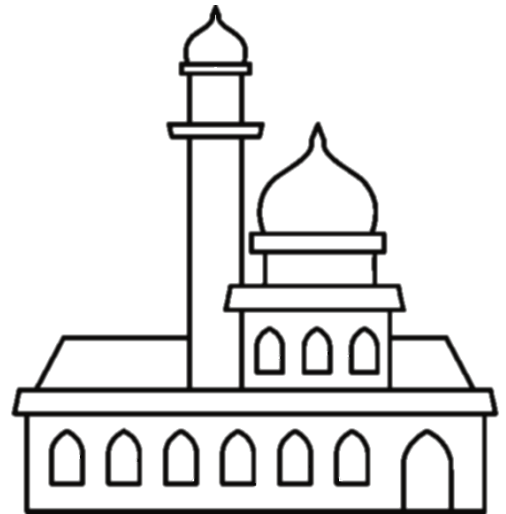


رکوع اور سجدے بہت ہلکا کرنا

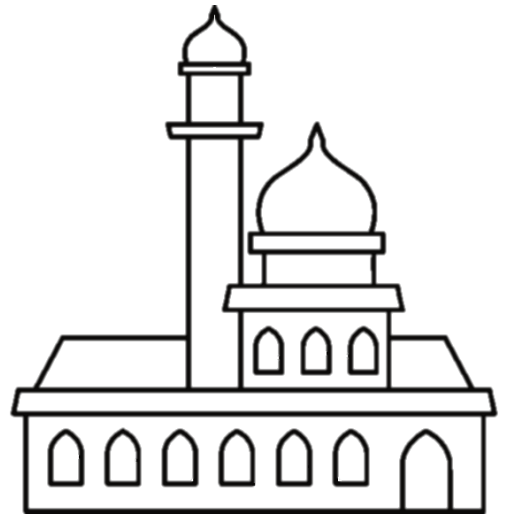
بعض ائمہ کرام کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ رکوع اور سجدے کو بہت ہلکا کرتے ہیں، جبکہ ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ ان میں پڑھے جانے والے بہت سے اذکار ثابت ہیں، اور یہ دونوں خشوع و خضوع اور انکساری کے سبب ہیں، چنانچہ اگر امام ان میں جلد بازی سے کام لیں گے تو مقتدی کو اس خشوع اور خضوع کا احساس کیسے ہوگا؟ لہذا اے ہمارے قابل قدر ائمہ کرام آپ نماز میں اطمینان کو لازم پکڑو ہم تمہارے تابع ہیں اور آپ کو یہ خوشخبری سناتے ہیں کہ ہمیں جو اجر حاصل ہوں گے اتنا ہی تمہیں بھی ملے گا۔



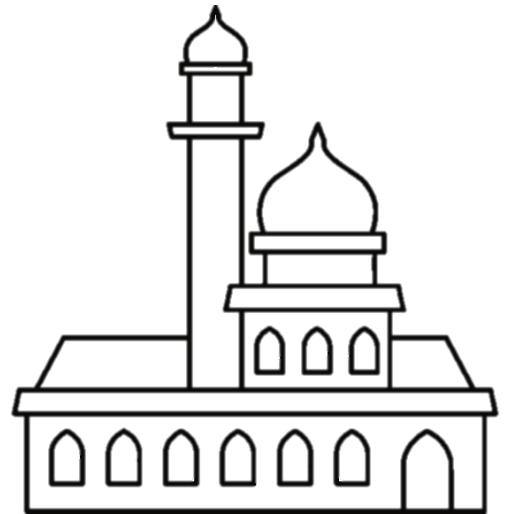
جلد بازی اور لاپرواہی کی وجہ سے بعض لوگوں سے ایک غلطی واقع ہو جاتی ہے وہ یہ کہ بعض نمازی رکوع سے اٹھنے کے بعد کی دعاء سجدے میں پہنچنے کے بعد اور سجدے کی دعاء دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے بعد مکمل کرتے ہیں، اسی طرح نماز کے بیشتر حصوں میں ان کا طرز عمل ہوتا ہے، جبکہ ہونا یہ چاہئے تھا کہ ہر دعاء اس کی جگہ میں پڑھی جائے، یاد رہے کہ درست عمل اور غلطی کے درمیان صرف چند سیکنڈ ہی کی بات ہے لہذا آپ اطمینان سے سمجھ کر نماز پڑھیں اور جلد بازی نہ کریں۔



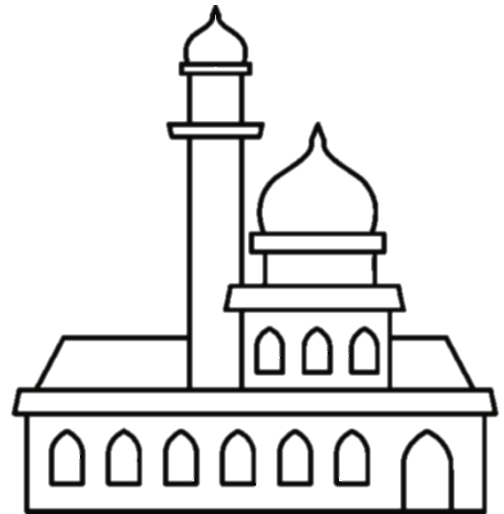
بعض وضو کرنے والے لوگ کچھ اعضاء جیسے: چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں قدموں کو تین مرتبہ سے زیادہ دھوتے ہیں، جو کہ نبی ﷺ کے طریقے کی خلاف ورزی ہے، جیسا کہ نبی ﷺ تین مرتبہ سے زیادہ کسی عضو کو دھونے والے سے متعلق فرماتے ہیں: ((اس نے برا کام کیا، حد سے تجاوز کیا، ظلم کیا)) اس حدیث کو اہل علم کی ایک جماعت نے صحیح قرار دیا ہے، لہذا آپ اس سلسلے میں ہوشیار رہیں تاکہ مخالفت سے بچ جائیں اور اجر کے مستحق ہوں۔



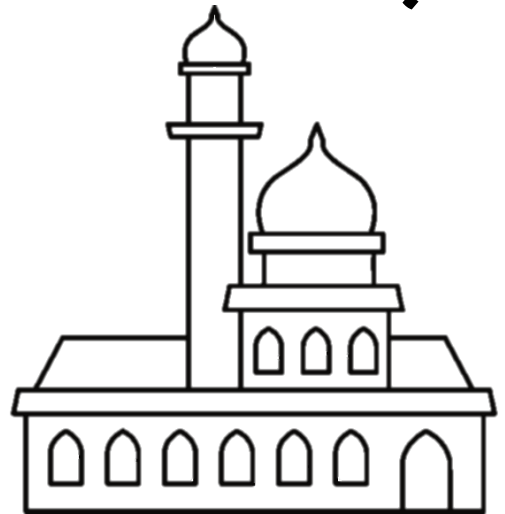
بعض نمازی حضرات کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ نماز میں اذکار پڑھتے وقت اپنے لبوں کو حرکت نہیں دیتے، صرف معمولی سا اپنی زبان کو حرکت دینے پر اکتفاء کرتے ہیں، جس سے مقصد پورا نہیں ہوتا، یہ بہت بڑی کوتاہی ہے جس سے نماز باطل ہونے کا امکان ہے، کیونکہ بعض حروف بغیر لبوں کو حرکت دیئے ہوئے مکمل نہیں ہوتے، چنانچہ ہمیں اس سے بچنا چاہئے، واضح رہے کہ اس کوتاہی کی وجہ بھول چوک اور لاپرواہی ہے۔



بعض نمازی حضرات دوران نماز سورتوں اور اذکار کی قراءت کے وقت اپنی آواز کو بلند کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے ساتھ نماز ادا کرنے والوں کو تشویش کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ کوتاہی جس کی بعض لوگوں کو عادت ہو گئی ہے اہتمام اور مسلسل کوشش کرتے رہنے پر اللہ کے حکم سے - زائل ہو جائے گی۔

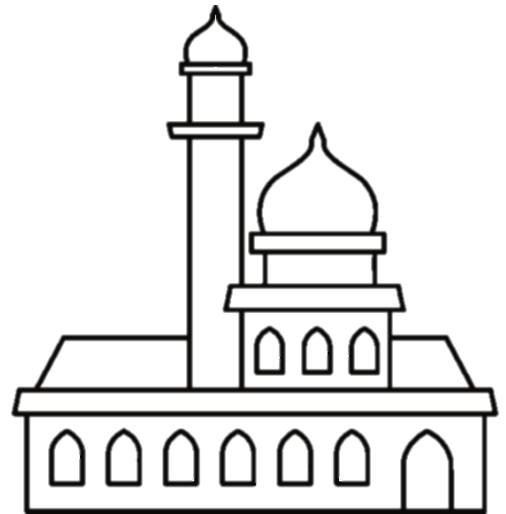


نماز کے دوران سوچ اور فکر نماز کی ایسی کوتاہی ہے جس سے کوئی بھی نہیں بچ پاتا، کچھ لوگوں میں یہ کوتاہی زیادہ ہوتی ہے اور کچھ لوگوں میں کم ہوتی ہے ... اس کا علاج متنوع ہے اور ان کا مرجع ایک ہی ہے؛ یعنی مجاہدہ اور یہ کوشش کرنا کہ ان افکار کو طول نہ دیا جائے اور جیسے ہی اسے محسوس کریں، اس کا سلسلہ ختم کر دیں اور اس کے سلسلے میں لاپرواہی سے کام نہ لیں یہاں تک کہ آپ کا نفس حضور قلب کا عادی بن جائے۔



کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا

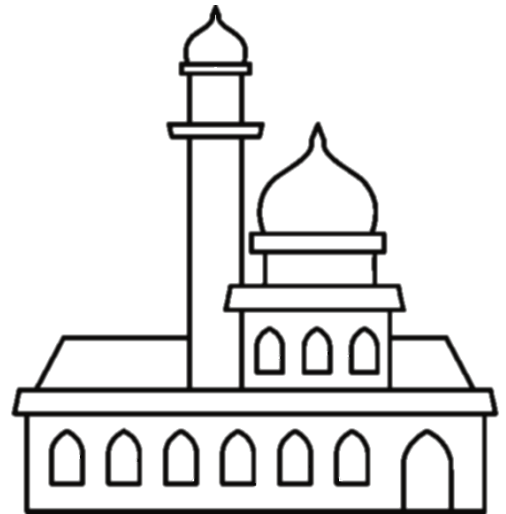
ہمارے بعض احباب فرض نماز کے وقت تکبیر تحریمہ کہہ کر کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ وہ کچھ دیر کھڑے رہنے کی استطاعت رکھتے ہیں ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ جتنی دیر کھڑے رہ سکتے ہوں اتنی دیر کھڑے رہیں پھر بیٹھیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ یعنی تم حسب استطاعت اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔



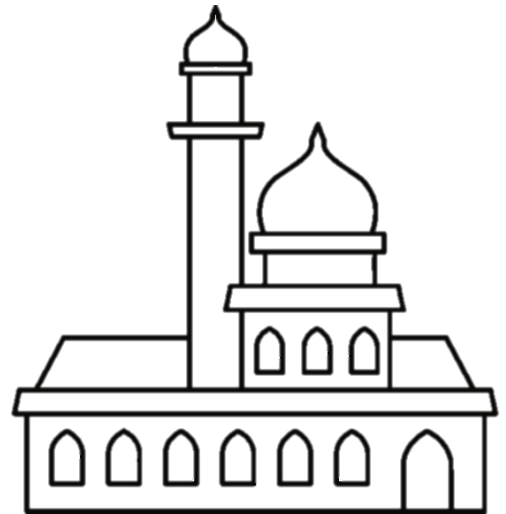
دوران نماز غیر ضروری حرکت

بعض وضو کرنے والے دوران وضو ایک عظیم فضیلت سے غافل ہوتے ہیں اگر وہ اس فضیلت کو یاد رکھیں اور اور اس کا احساس رکھیں تو ان کو بہت زیادہ سکون اطمینان اور راحت ملے وہ فصیحیت یہ ہے کہ وضو کرنے والا وضو کے دوران یہ احساس اپنے ذہن میں رکھے اللہ رب العالمین اس سے محبت کرتا ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَيَحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾ اور وہ اس بات کا بھی احساس رکھے کہ پانی کے ساتھ اس کے گناہ نکالتے ہیں اور جب وہ وہ جو کے بعد کی دعا پڑتا ہے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

دوران وضو اور اس کے بعد ان سب کا خیال رکھنا آپ کو اللہ کی فرماں برداری کے کاموں سے قریب اور ان سے



محبت کرنے والا بنانا ہے اور آپ کو اس سے متعلق خوشی اور لذت کا احساس دیتا ہے اور اس کے اہتمام اور اس کی پابندی کا عادی بنانا ہے لہذا آپ ان احساسات کو ضائع نہ کریں ہو سکتا ہے کہ یہ احساس آپ کے دیگر اور تمام عبادتوں میں بھی پیدا ہو اور آپ آپ کو برکت حاصل ہو اور توفیق ملے۔



نماز میں استفتاح کی درج ذیل دعائیں بھی ہیں
جنہیں بعض لوگ نہیں جانتے:

● الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه

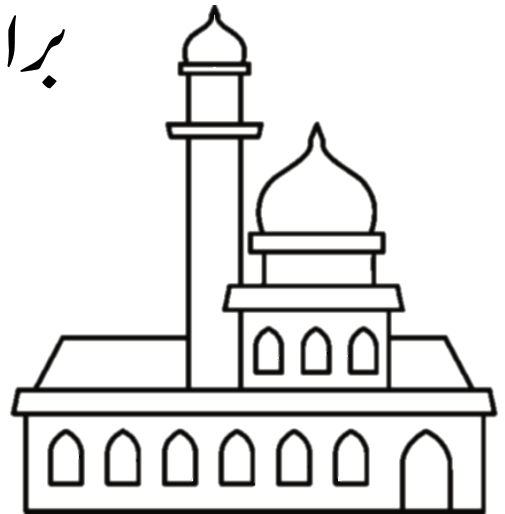
(مسلم شریف)۔

● اللہ اکبر کبیرا و الحمد لله كثيرا

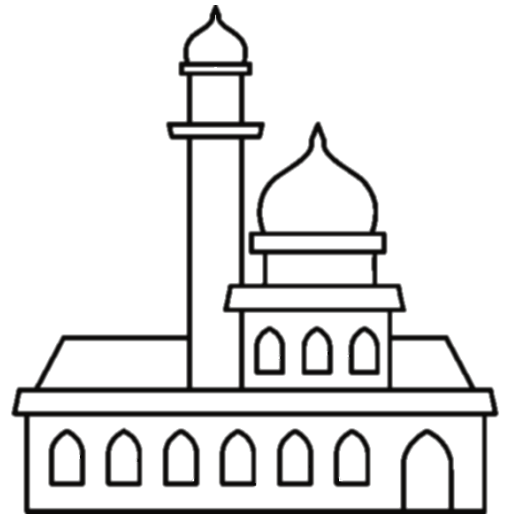
وسبحان الله بكرة واصيلا

(مسلم شریف)۔

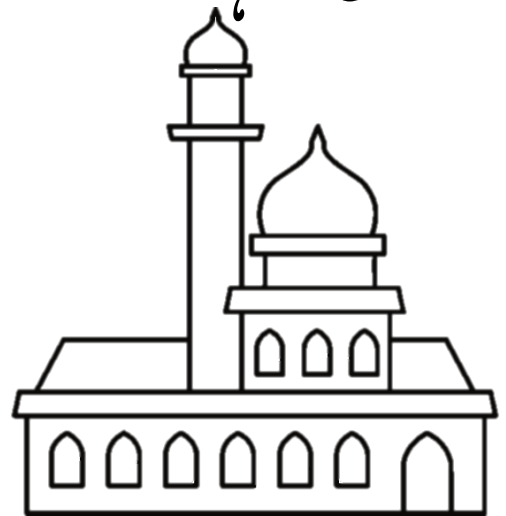
بے شک آپ کا لوگوں کی اس طرف رہنمائی
کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو بھی ان کے
برابراجر حاصل ہوگا۔



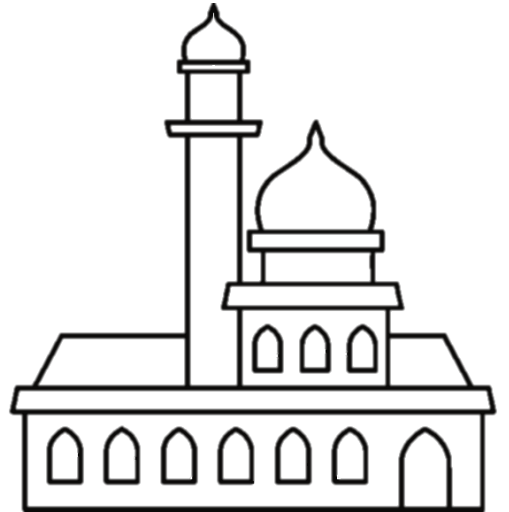
بعض نمازی حضرات سجدے کی حالت میں اپنے پیٹ کو رانوں سے اور اپنے دونوں ہاتھوں کے اوپری حصے (بازو) کو اپنے پہلو سے چپکا کر رکھتے ہیں جو کہ انسان کو سست بنا دیتے ہیں جبکہ درست بات یہ ہے کہ انسان اپنے دونوں رانوں کو پیٹ سے اور بازوؤں کو پہلو سے اس قدر دور رکھے جس سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔



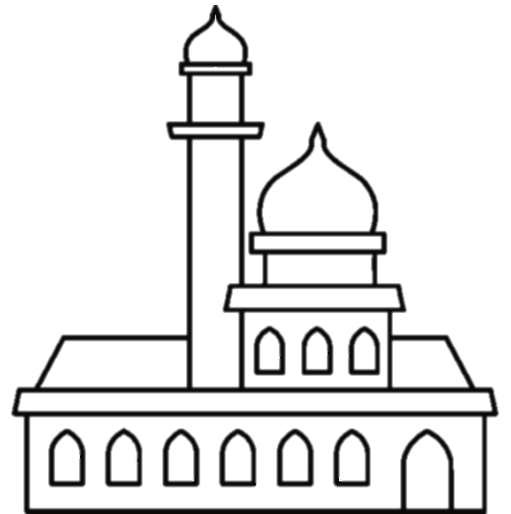
اذان اور اقامت کے درمیان بہت سے عظیم خزانے موجود ہیں، جیسے: دعاء، تلاوت اور ذکر وغیرہ، جب کہ ہم اپنے بعض بھائیوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ ان کی پرواہ نہ کر کے موبائل استعمال کرتے رہتے ہیں، اے کاش ہمارے وہ بھائی - اللہ ان کو سلامت رکھے - اپنے ان قیمتی اوقات میں ان عظیم عبادتوں کو انجام دے کر ان سے فائدہ اٹھاتے، یہی ان کے لئے بہتر، ہمیشہ باقی رہنے والا اور تقویٰ سے زیادہ قریب عمل ہے۔



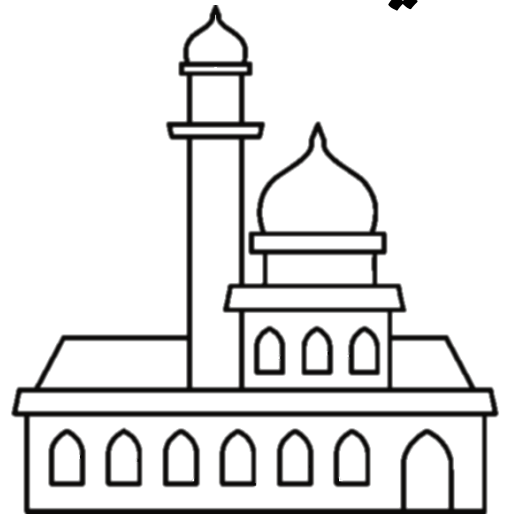
بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موکدہ سنتوں میں سے وضو اور نماز کے وقت مسواک کا استعمال کرنا ہے، مگر ہم اپنے بعض ساتھیوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ بہت ہی کم مسواک کا استعمال کرتے ہیں، جبکہ کچھ لوگ مسواک کو خود سے بہت کم الگ کرتے ہیں، اور دونوں قسم کے لوگوں میں ثواب کے حصول میں بہت زیادہ فرق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: «میں نے تم کو مسواک کا تاکید حکم دیا ہے»، تو اے میرے بھائی تم مسواک کو اپنے سے قریب رکھو اور اس کا اہتمام کرو کیونکہ یہ ایک نیکی کا کام ہے۔



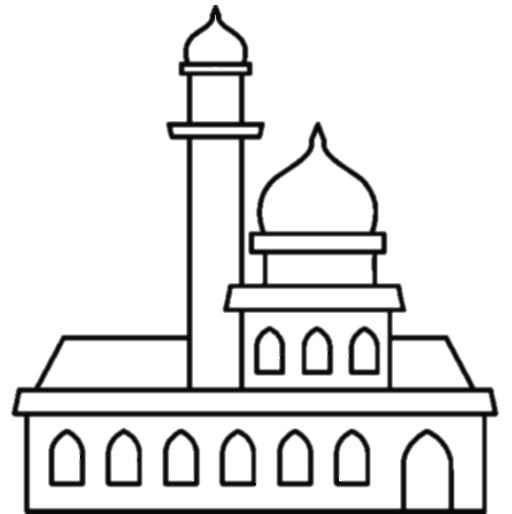
چار اور تین رکعت والی نماز کی آخری تشہد میں تورک کرنا نماز کی مکررہ سنتوں میں سے ہے، جبکہ کچھ لوگ تورک کا معنی ہی نہیں جانتے، تورک کا معنی ہے کہ؛ نمازی تشہد میں جلوس کے دوران اپنے بائیں پیر کو داہنی پنڈلی کے نیچے رکھے اور اپنے پشت کو زمین پر رکھے۔



بعض لوگ تنہا نماز پڑھتے ہوئے یا لوگوں کی امامت کراتے ہوئے سترہ رکھنے میں کوتاہی کرتے ہیں حالانکہ یہ موکدہ سنتوں میں سے ہے اور بعض لوگ اس کے وجوب کے بھی قائل ہیں چنانچہ حدیث میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ((جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ اپنے سامنے سترہ رکھ لے اور اس سے قریب ہو جائے)) یہ مزید اجر و ثواب کا باعث ہے لہذا آپ اس کا اہتمام کریں۔



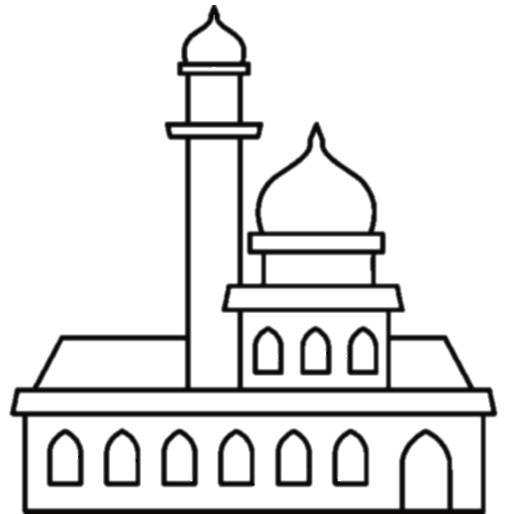
بعض نمازی حضرات سجدے کے دوران اپنے دونوں بازوؤں کو زمین پر رکھ لیتے ہیں یا اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھتے ہوئے اپنی انگلیوں کو سمیٹ لیتے ہیں یا انگلیوں کو دور دور رکھتے ہیں یا صرف آدھی ہتھیلی ہی زمین پر رکھتے ہیں، اسی طرح کچھ لوگ صرف انگلیوں کو زمین پر رکھتے ہیں، یہ سبھی نماز کے دوران سجدے میں واقع ہونے والی کوتاہیاں ہیں۔



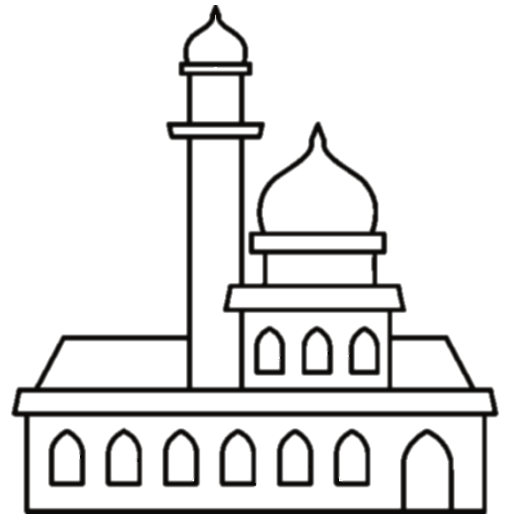
نماز کھڑی ہونے کا انتظار

۳۳

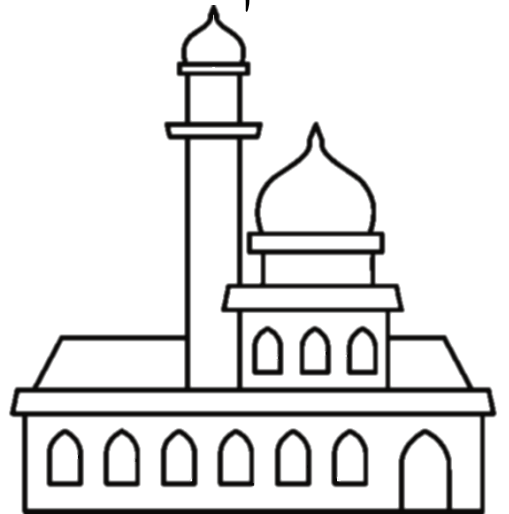
بعض نمازی حضرات جب اقامت سے کچھ دیر پہلے مسجد میں آتے ہیں تو وہ کھڑے ہو کر نماز کھڑی ہونے کا انتظار کرتے ہیں جبکہ کہ مشروع یہ ہے کہ ایسا شخص نفلی نماز ادا کرے اور جب نماز کھڑی ہو جائے تو اگر اس نے نفل کی ایک رکعت ادا کر لی ہے تو اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ملا لے اور اگر اس سے کم پڑھی ہو تو اسے وہیں پر ختم کر دے تاکہ وہ خود کو اس کے اجر سے محروم نہ کریں۔



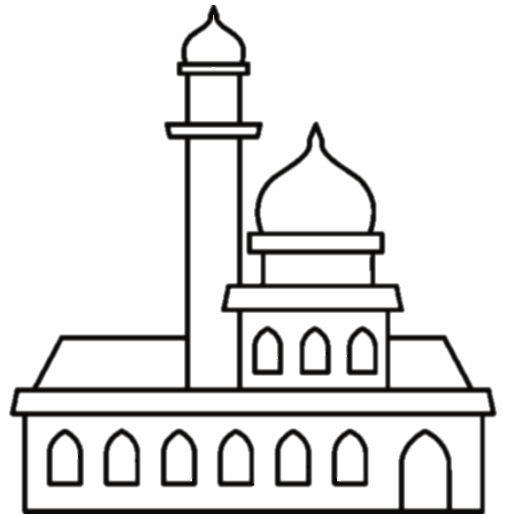
بعض لوگ نمازی کے سامنے چلنے کے سلسلے میں کوتاہی کرتے ہیں حالانکہ اس سلسلے میں سخت وعید وارد ہے جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے چلنے والا شخص اس پر وارد گناہ کو جان جائے تو اس کے لئے ۴۰ کی مسافت تک کھڑے رہنا اس سے بہتر ہوگا کہ وہ اس کے سامنے سے گزرے (متفق علیہ) آپ نمازیوں کے سامنے چلنے سے بچ کر اس وعید سے بچیں۔



بعض لوگ اقامت کے وقت ((أقامها الله و
 أدامها)) یا ((رب الجعني مقيم
 الصلاة و من ذريتي)) اور اس طرح
 مختلف کلمات کہتے ہیں، اس طرح کی باتیں
 ثابت حدیث میں وارد نہیں ہیں اور امام احمد
 سے کہا گیا کہ کیا آپ اقامت اور تکبیر کے
 درمیان کچھ کہتے ہیں تو انہوں نے کہا:
 نہیں کیوں کہ اس سلسلے میں نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم سے کچھ بھی وارد نہیں ہیں۔



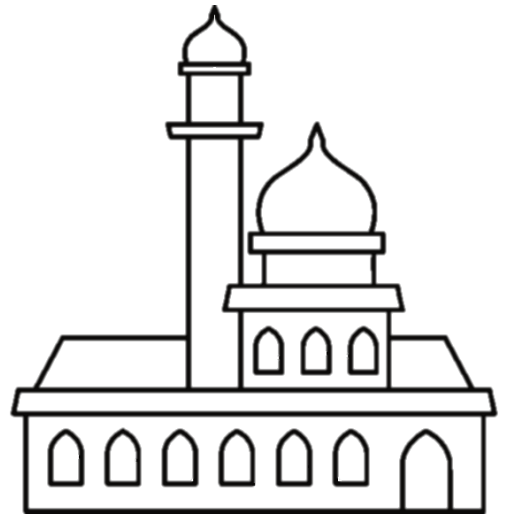
بعض نمازی حضرات جب جماعت کے ساتھ دو لوگ امام اور مقتدی ہونے کی حیثیت سے نماز پڑھتے ہیں تو ماموم یعنی مقتدی امام سے تھوڑا سا پیچھے ہو جاتا ہے جو کہ خلل ہے، درست بات یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں برابر کھڑے ہوں جیسے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کھڑے تھے، چنانچہ وہ پیچھے نہ ہو جیسا کہ بعض نمازی حضرات کرتے ہیں۔



بعض نمازی حضرات دوران نماز اپنی نگاہ کو اوپر کی جانب جب اٹھاتے ہیں یا دائیں اور بائیں دیکھتے ہیں؛ اسی بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، لوگوں کو اپنی نگاہیں آسمان کی جانب کو اٹھانے سے باز آجانا چاہئے ورنہ ان کی نگاہیں ان کی جانب واپس ہی نہ آئیں گی اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے اور نمازی کے لئے مشروع یہ ہے کہ وہ اپنے سجدے کی جگہ پر دیکھے۔

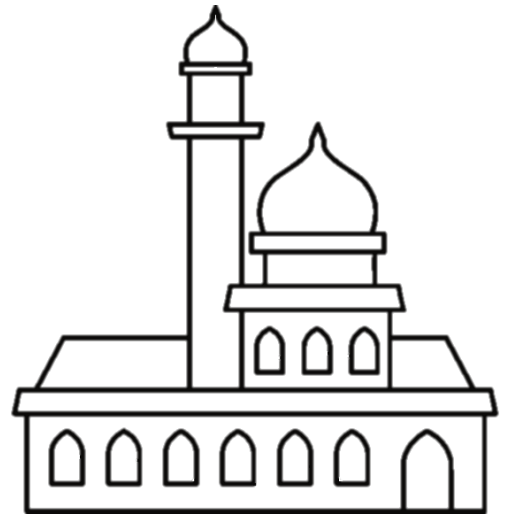
اور بعض لوگ جب امام کی قرأت میں اللہ کی تعظیم والی آیت سنتے ہیں تو وہ اپنی شہادت والی انگلی کو اٹھاتے ہیں، اس بارے میں کوئی بھی حدیث وارد نہیں ہے۔

یا بعض لوگوں کو آپ بسا اوقات دیکھیں گے کہ وہ نماز میں جھکتے ہیں یا اپنے قدموں کو حرکت دیتے ہیں یا نماز کے فوت شدہ حصوں کو مکمل کرتے ہوئے سامنے والے نمازیوں کی جانب دیکھتا رہتے ہیں یہ سبھی نماز میں غیر ضروری حرکتیں ہیں جن کا چھوڑ دینا ضروری ہے۔



بعض خواتین جہری نماز پڑھتے ہوئے اگرچہ ان کے قریب کوئی اجنبی نہ مرد ہوں تو بھی وہ سری طور پر قراءت کرتی ہیں جبکہ کہ جہری نمازوں میں باآواز بلند قراءت کرنا مردوں اور عورتوں سبھی کے لئے مسنون ہے، چنانچہ خواتین کے لئے بھی سنت یہی ہے کہ اگر ان کے ارد گرد کوئی اجنبی مرد نہ ہوں تو وہ جہری نمازوں میں جہری قراءت کریں۔

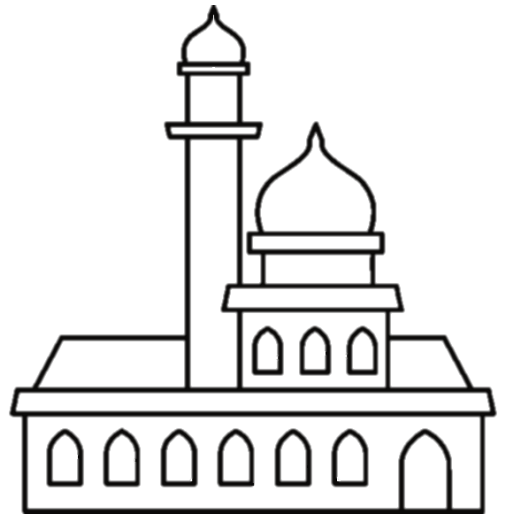
اور بعض نماز کے انتظار یا اس کے بعد نماز کی جگہ باقی رہنے سے غفلت برتی ہیں وہ اس لئے کیوں کی وہ جماعت سے مرتب نہیں ہیں، جب کہ اگر وہ نماز کے ارادے سے اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھیں تو ان کو بہت زیادہ ثواب حاصل ہو گا اور انہیں فرشتوں کی دعائیں بھی ملیں گی۔



نماز میں کی جانے والی دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے

۳۹

بعض نمازی حضرات جب نماز سے پہلے کی رات بہ سنت پڑھ کر سلام پھیر لیتے ہیں تو وہ دعا کرنے لگ جاتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا ہے نہ کی نفل نماز پڑھنے کی وجہ سے دعا کی جا رہی ہے، لیکن بہتر ایسے شخص کے سلسلے میں یہی ہے کہ وہ اپنی دعا کو سلام سے پہلے کر لے کیونکہ نماز میں کی جانے والی دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے بہ نسبت اس دعا کے جو نماز کے بعد کی جاتی ہے کیونکہ ایسی صورت میں نماز اور دعا دونوں یکجا ہوتی ہیں۔



سلام پھیرنے کے بعد کے اذکار

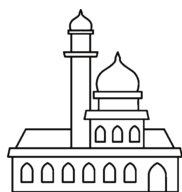
۴۰

ہم بعض نماز حضرات کو سنتے ہیں کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ استغفر اللہ کہتے ہیں اور پھر اس کے بعد کی دعا: اللھم أنت السلام و منک السلام تبارکت یا ذا الجلال و الإکرام پڑھ کر خاموش ہو جایا کرتے ہیں یا یا موبائل یا بات چیت وغیرہ میں باقی دعاؤں کو پڑھنے سے پہلے مشغول ہو جاتے ہیں۔

اور یہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے اور بعض لوگ بسا اوقات جب اس دعا کا پہلا حصہ پڑھ لیتے ہیں تو باقی کو چھوڑ دیتے ہیں اور بعض لوگ جب انہیں ان کا کوئی ساتھی سلام کرتا ہے تو وہ اذکار کو چھوڑ دیتے ہیں اور اپنے ساتھی کے سلام کا جواب دینے کے بعد اسے مکمل نہیں کرتے اور بعض لوگ اذکار تو پڑھتے ہیں مگر وہ اذکار سنت میں وارد الفاظ سے موافق نہیں ہوتے۔

ان تمام لوگوں کو چاہیے کہ وہ ایک دوسرے سے سبقت اور آگے بڑھنے کی کوشش کریں، ساور اذکار کی اسی طرح پابندی کریں جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہیں۔

ایک شخص جو اپنی عمر کے ستر سال کو پہنچ گئے ہیں وہ کہتے ہیں میں ان دعاؤں کو اس طرح نہیں پڑتا تھا جس طرح سے وارد ہیں مگر میں ان کے یاد کرنے کے لئے آدھے گھنٹے بیٹھا یہاں تک کہ انہیں یاد کر لیا اور اب ان کو یاد کئے ہوئے مجھے ۲۵ سال ہو گئے ہیں۔





جمعية الدعوة بصيبح
@subaihdawah

الحساب العام لدى مصرف الراجحي:

 SA59 80000 468608010140007


نرجو إشعارنا بعد التحويل برسالة واتساب

للمساهمة

في أنشطة

الجمعية:

للتواصل والاستفسار:

 0505500694